سوال

کیا شادی سے قبل محبت کرنا افضل ہے

جواب

الحمد للہ.

محبت کی شادی مختلف ہے ، اگر تو طرفین کی محبت میں اللہ تعالی کی شرعی حدود نہیں توڑی گئیں اور محبت کرنے والوں نے کسی معصیت کا ارتکاب نہیں کیا تو امید کی جاسکتی ہے کہ ایسی محبت سے انجام پانے والی شادی زیادہ کامیاب ہوگی ، کیونکہ یہ دونوں کی ایک دوسرے میں رغبت کی وجہ سے انجام پائی ہے ۔

جب کسی مرد کا دل کسی لڑکی سے معلق ہو جس کا اس کا نکاح کرنا جائز ہے یا کسی لڑکی نے کسی لڑکے کو پسند کرلیا ہو تو اس کا حل شادی کے علاوہ کچھ نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(دو محبت کرنے والوں کے لیے ہم نکاح کی مثل کچھ نہیں دیکھتے) ۔

بر (1847) بوصیری رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح کہا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ (624) ۔

سنن ابن ماجہ کے حاشیہ میں سندھی رحمہ اللہ تعالی کا کہتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان :

(دو محبت کرنے والوں کے لیے ہم نکاح کی مثل کچھ نہیں دیکھتے)

یہاں پر لفظ " متحابین " تثنیہ اور جمع دونوں کا احتمال رکھتا ہے ، اور معنی یہ ہوگا : اگر محبت دو کے مابین ہو تو نکاح جیسے تعلق کے علاوہ ان کے مابین کوئی اور تعلق اور دائمی قرب نہیں ہوسکتا ، اس لیے اگر اس محبت کے ساتھ ان کے مابین نکاح ہو تو یہ محبت ہر دن قوی اور زیادہ ہوگی ۔ انتھی ۔

اور اگر محبت کی شادی ایسی محبت کے نتیجہ میں انجام پائی ہو جو غیر شرعی تعلقات کی بنا پر ہو مثلا اس میں لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے سے ملاقاتیں کریں ایک دوسرے سے خلوت کرتے رہیں اور بوس وکنار کریں اور اس طرح کے دوسرے حرام کام کے مرتکب ہوں ، تو یہ اس کا انجام برا ہی ہوگا اور یہ شادی زیا

کیونکہ ایسی محبت کرنے والوں نے شرعی مخالفات کا ارتکاب کرتے ہوئے اپنی زندگی کی بنیاد ہی اس مخالفت پر رکھی ہے جس کا ان کی ازدواجی زندگی پر اثر ہوگا اور اللہ تعالی کی طرف سے برکت اور توفیق نہیں ہوگی ، کیونکہ معاصی کی وجہ سے برکت جاتی رہتی ہے ۔

اگرچہ شیطان نے بہت سے لوگوں کو یہ سبز باغ دکھا رکھے ہیں کہ اس طرح کی محبت جس میں شرعی مخالفات پائی جائیں کرنے سے شادی زیادہ کامیاب اور دیرپا ثابت ہوتی ہے ۔

پھر یہ بھی ہے کہ دونوں کے مابین شادی سے قبل جو حرام تعلقات قائم تھے وہ ایک دوسرے کو شک اور شبہ میں ڈالیں گے ، تو خاوند یہ سوچے گا کہ ہوسکتا ہے جس طرح اس نے میرے ساتھ تعلقات قائم کیے تھے کسی اور سے بھی تعلقات رکھتی ہو کیونکہ ایسا اس کے ساتھ ہوچکا ہے ۔

اور اسی طرح بیوی بھی یہ سوچے اور شک کرے گی کہ جس طرح میرے ساتھ اس کے تعلقات تھے کسی اور کسی لڑکی کے ساتھ بھی ہوسکتے ہیں اور ایسا اس کے ساتھ ہوچکا ہے ۔

تو اس طرح خاوند اور بیوی دونوں ہی شک وشبہ اور سوء ظن میں زندگی بسر کریں گے جس کی بنا پر جلد یا دیر سے ان کے ازدواجی تعلقات کشیدہ ہوکر رہیں گے ۔

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ خاوند اپنی بیوی پر یہ عیب لگائے اور اسے عار دلائے اور اس پر طعن کرے کہ شادی سے قبل اس نے میرے ساتھ تعلقات قائم کیے اور اس پر راضی رہی جو اس پر طعن وتشنیع اور عار کا باعث ہوگا اور اس وجہ سے ان کے مابین حسن معاشرت کی بجائے سوء معاشرت پیدا ہوگی ۔

اس لیے ہمارے خیال میں جو بھی شادی غیر شرعی تعلقات کی بنا پر انجام پائے گی وہ غالبا اور زیادہ دیر کامیاب نہیں رہے گی اور اس میں استقرار نہیں ہوسکتا ۔

اور والدین کا اختیار کردہ رشتہ نہ تو سارے کا سارا بہتر ہے اور نہ ہی مکمل طور پر برا ہے ، لیکن اگر گھر والے رشتہ اختیار کرتے ہوئے اچھے اور بہتر انداز کا مظاہرہ کریں اور عورت بھی دین اور خوبصورتی کی مالک ہو اور خاوند کی رضامندی سے یہ رشتہ طے ہو کہ وہ اس لڑکی سے رشتہ کرنا چاہے تو پھر یہ امید ہے کہ یہ شا

اور اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کو یہ اجازت دی اور وصیت کی ہے کہ اپنی ہونے والی منگیتر کو دیکھے :

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے منگنی کی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

(اسے دیکھ لو کیونکہ ایسا کرنا تم دونوں کے مابین زیادہ استقرار کا باعث بنے گا)

بر (1087) ... حدیث نمبر (3235) ۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ (ایسا کرنا تمہارے درمیان زیادہ استقرار کا باعث ہوگا) کا معنی یہ ہے کہ اس سے تمہارے درمیان محبت میں استقرار پیدا ہوگا اور زیادہ ہوگی ۔

اور اگر گھر والوں نے رشتہ اختیار کرتے وقت غلطی کی اور صحیح رشتہ اختیار نہ کیا یا پھر رشتہ اختیار کرنے میں تو اچھا کام کیا لیکن خاوند اس پر رضامند نہیں تو یہ شادی بھی غالب طور پر ناکام رہے گی اور اس میں استقرار نہیں ہوگا ، کیونکہ جس کی بنیاد ہی مرغوب نہیں یعنی وہ شروع سے ہی اس میں رغبت نہیں رکھتا تو وہ

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

23420